

بخدمت جناب حضرت مفتی صاحب مدظلہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
درج ذیل مسئلے میں شرعی رہنمائی درکار ہے

موضوع: تاریخ زکاة پر رواں سال کا ٹیکس قابل منہا ذمہ داری شمار ہو گا یا نہیں؟

ہمارا کاروبار مختلف کمپنیوں کی شکل میں ہے، جس کی زکاة کا حساب ہم یکم رمضان کو کرتے ہیں، چونکہ کمپنیوں کا حساب و کتاب مالی سال (جولائی تا جون) کے حساب سے چلتا ہے اس لئے تیس (30) جون کے علاوہ کسی بھی تاریخ کو جب تاریخ زکاة آتی ہے تو کمپنی کے کھاتے کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور بہت سی چیزوں کا حتمی تصفیہ نہیں ہوا ہوتا جس میں سے ایک ”ٹیکس“ بھی ہے۔ چنانچہ مالی سال کی کسی بھی درمیانی تاریخ کو جب ہم زکاة کا حساب کرنے کیلئے کمپنی کی بیلنس شیٹ دیکھتے ہیں تو کمپنی کی بیلنس شیٹ میں ایک بڑی رقم ایڈوانس ٹیکس (Advance Tax/ Refundable Tax) کے عنوان سے اثاثوں (Assets) کی جانب موجود ہوتی ہے اور دوسری بڑی رقم قابل ادا ٹیکس (Tax payable/ Provision for Tax Payable) کے نام سے ذمہ داریوں (Liabilities) کی جانب موجود ہوتی ہے۔ (مزید وضاحت کیلئے ضمیمہ ”ب“ میں بیلنس شیٹ کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں)

سوال یہ ہے کہ کیا مالی سال کی درمیانی تاریخ میں ایڈوانس ٹیکس کو قابل زکاة اثاثہ قرار دیا جائے گا؟ یا اس ادا شدہ ٹیکس کو ایک خرچ کی طرح قرار دیکر اثاثوں سے خارج سمجھا جائے گا؟ اسی طرح قابل ادا ٹیکس (Tax payable/ Provision for Tax Payable) کو قرض کی طرح قابل منہا ذمہ داری شمار کیا جائے گا یا نہیں؟

سوال کا منشاء یہ ہے کہ ٹیکس کا نظام کافی پیچیدہ ہے اور ٹیکس کے قانون میں ان دونوں مدات کی شرعی حیثیت واضح نہیں ہو رہی۔ (ٹیکس کا طریقہ کار ضمیمہ ”الف“ کے طور پر منسلک ہے)



برائے کرم رہنمائی مسرما میں
اظفر اقبال
بہادر آباد

ضمیمہ ”الف“

کمپنیوں کیلئے ٹیکس کے حساب و کتاب کا طریقہ¹

قانون کے مطابق آمدنی پر ٹیکس لاگو ہوتا ہے اور اس کا طریقہ کاریوں ہوتا ہے کہ یکم جولائی سے مالی سال کی ابتداء ہوتی ہے اور آئندہ سال کی تیس جون کو سال مکمل ہوتا ہے۔

ٹیکس کا حساب و کتاب اوقات (Time Period) کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے:

(الف)... سالانہ یعنی سال کے آخر میں مکمل سال کا حساب کیا جاتا ہے؛

(ب)... سہ ماہی کا حساب کتاب یعنی ہر سہ ماہی کا الگ حساب کیا جاتا ہے؛

ان میں ہر ایک قسم کے حساب کا طریقہ کار مختلف ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ

(الف)... سالانہ ٹیکس کے حساب کا طریقہ:

سالانہ ٹیکس کے حساب کا طریقہ کار کچھ یوں ہوتا ہے کہ سال کے آخر میں ادارہ قانوناً پابند ہوتا ہے کہ دو [2] طریقوں سے ٹیکس کا حساب کرے اور ان دونوں طریقہ ہائے حساب میں سے جس حساب کے مطابق زیادہ ٹیکس کی رقم بنتی ہو [Whichever is higher] اسی کے مطابق ٹیکس قابل ادائیگی (Tax payable) ہوتا ہے، وہ دو طریقہ حساب درج ذیل ہیں:

1. سال بھر میں کمپنی کو حاصل ہونے والے صافی منافع (یعنی اخراجات اور لاگت نکالنے کے بعد حاصل شدہ منافع) پر

تیس فیصد [30%]

2. حقیقی سیل کا دو فیصد [0.2%]

مثال کے طور پر:

طریقہ کار (2)		طریقہ کار (1)	
100,000	ٹوٹل سیل	100,000	ٹوٹل سیل
200	ٹیکس (0.2%)	(70,000)	لاگت
اس مثال میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس حسابی عمل کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ کمپنی کو طریقہ اول کے مطابق ٹیکس دینا پڑے گا۔		(20000)	اخراجات
		10,000	صافی منافع
		3,000	ٹیکس (30%)

¹ یہ طریقہ کار INCOME TAX ORDINANCE 2001 AMENDED UPTO 30TH JUNE, 2015 (Finance Act, 2015) کے

صفحہ نمبر 159 سے ایڈوانس ٹیکس بحث کے تحت بیان کردہ قوانین سے لیا گیا ہے۔ جس کو آسانی کیلئے اپنے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس پر نظر ثانی ٹیکس کے شعبہ والوں سے کرائی گئی ہے۔

واضح رہے کہ کمپنی کے اخراجات اگر بڑھ جائیں اور کوئی نفع نہ بچ رہا ہو بلکہ کاروبار نقصان میں جا رہا ہو تو بھی کمپنی پر لازم ہوگا کہ وہ کم از کم طریقہ نمبر دو (سیل کا دو فیصد 2%) کے مطابق ٹیکس ادا کرے۔ (کیونکہ ایسی صورت میں یہی شرح زیادہ بنے گی)

تاہم اس صورت میں قانون ایک سہولت یہ دیتا ہے کہ اس نقصان کو آئندہ پانچ سالوں تک اپنے حساب میں ظاہر کر کے ٹیکس میں سہولت لی جاسکتی ہے اور اس کا طریقہ یوں ہوتا ہے کہ اگر آئندہ کسی سال میں کاروبار نفع بخش بن جائے اور طریقہ اول کے مطابق ٹیکس بن رہا ہو تو یہ گذشتہ نقصان اپنے حساب میں دکھا کر ٹیکس میں کمی کرائی جاسکتی ہے۔

(ب) ... ہر سہ ماہی میں ٹیکس کے حساب کا طریقہ:

قانوناً کمپنیوں پر لازم ہوتا ہے کہ سال کے آخر میں یکمشت ٹیکس ادا کرنے کے بجائے ہر سہ ماہی کے آخری دنوں میں قانون کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق حساب کر کے ٹیکس کی ادائیگی کرتی رہیں، اگر کوئی کمپنی ایسا نہ کرے تو یہ قانون کی خلاف ورزی سمجھی جاتی ہے جو کہ قابل گرفت ہے، چنانچہ کمپنیاں ہر سہ ماہی میں مقررہ تاریخ پر اپنے ٹیکس کا حساب کرتی ہیں اور

اور یہ حساب بھی دو طریقوں سے کیا جاتا ہے:

1. سہ ماہی کی ٹوٹل سیل پر دو فیصد۔ مثال:

$$25,000 \times 0.2\% = 50$$

2. دوسرا طریقہ حساب ایک خاص فارمولا ہے:

$$(A \times B / C) - D$$

بطور مثال رقم	حروف کی وضاحت / مراد	
25,000	سہ ماہی کی ٹوٹل سیل	A
10,000	گذشتہ سال کا ٹیکس	B
200,000	گذشتہ سال کی ٹوٹل سیل	C
100	موجودہ سہ ماہی میں ادا کردہ ٹیکسز	D

مزید وضاحت کیلئے درج ذیل مثال ملاحظہ فرمائیے:

$$\begin{aligned}
 &= (A \times B / C) - D \\
 &= 25,000 \times (10,000 / 200,000) - 100 \\
 &= 1,250 - 100 \\
 &= \text{Rs. } 1,150/-
 \end{aligned}$$



دونوں حسابی عمل کرنے کے بعد دیکھا جاتا ہے کہ کس فارمولے کے مطابق زیادہ ٹیکس بن رہا ہے، پس جس فارمولے کے مطابق زیادہ ٹیکس بنتا ہے اسی کے مطابق ٹیکس کی ادائیگی بنتی ہے چنانچہ مذکورہ بالا مثال میں فارمولا نمبر دو کے مطابق ٹیکس بنے گا۔

یہ سلسلہ ہر سہ ماہی کی مقررہ تاریخ پر کیا جاتا ہے، مقررہ تاریخیں درج ذیل ہیں:

پہلی سہ ماہی (جولائی تا ستمبر)	25 ستمبر
دوسری سہ ماہی (اکتوبر تا دسمبر)	25 دسمبر
تیسری سہ ماہی (جنوری تا مارچ)	25 مارچ
چوتھی سہ ماہی (مئی تا جون)	15 جون

اس دوران حساب و کتاب میں جو کمی بیشی رہ جاتی ہے تو آخری سہ ماہی کے حساب میں اس کمی بیشی کو برابر کر لیا جاتا ہے۔ دوران سال ٹیکس کی مد میں ادا کی جانے والی رقم کو کمپنی اپنی بیلنس شیٹ میں Advance Tax (پیشگی ٹیکس) کے عنوان کے تحت درج کرتی ہے اور اس کو اپنے اثاثوں (Assets) میں شمار کرتی ہے اور دوسری طرف کمپنی واجب الاداء ذمہ داریوں میں اس ٹیکس کو درج کرتی ہے جو اس کے حساب کے مطابق آج کی تاریخ تک اس کی طرف قابل ادائیگی نظر آتا ہے۔ اس کو Tax Payable کہا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر سہ ماہی میں جو ٹیکس ادا کیا جاتا ہے اس کو تنخواہ یا دیگر اخراجات کی طرح Expenses (خرچوں) میں ڈال کر ختم نہیں کر دیا جاتا بلکہ سال کے آخر تک ایڈوانس کی مد میں باقی رکھا جاتا ہے۔

اختتام سال سے پہلے جمع کرائے گئے ٹیکس کو اپنے Expenses (خرچوں) میں شمار نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ٹیکس کے قانون کے مطابق ٹیکس کی حتمی ذمہ داری (Liability) کا تعین مالی سال کے اختتام پر ہوتا ہے اور دوران سال ہر سہ ماہی میں ادا کردہ ٹیکس کو ایڈوانس کے تحت درج کیا جاتا ہے چونکہ سال کے اختتام پر اس کا حتمی تصفیہ ہونا باقی ہے لہذا اس وقت تک اس کو ریکارڈ میں رکھنا اور آخر میں حتمی ٹیکس کی ذمہ داری سے اس کو منہا کرنا ضروری ہے۔



ABC (Pvt) Ltd.
BALANCE SHEET

2017

-----Rupees-----

ASSETS

NON-CURRENT ASSETS

Property and equipment
Intangible assets
Long-term deposits

41,000,000

4,500,000

12,000,000

57,500,000

CURRENT ASSETS

Stock-in-trade
Trade debts
Loans and advances
Short term prepayments
Other receivables

566,000,000

359,000,000

59,600,000

3,800,000

61,700,000

Advance tax

60,500,000

Cash and bank balances

82,900,000

1,193,500,000

TOTAL ASSETS

1,251,000,000

EQUITY AND LIABILITIES

SHARE CAPITAL AND RESERVES

SHARE CAPITAL

Authorized capital:

000,000 (0000: 000,000) ordinary shares of Rs.000/- each

70,000,000

Issued, subscribed and paid-up capital:

000,000 (0000: 000,000) ordinary shares of Rs.000/- each in cash

35,000,000

RESERVES

Accumulated (loss) / un-appropriated profit

(100,000,000)

(65,000,000)

NON-CURRENT LIABILITIES

Deferred tax

2,800,000

CURRENT LIABILITIES

Short term finance
Trade and other payables
Tax Payable

550,000,000

705,500,000

57,700,000

1,313,200,000

CONTINGENCIES AND COMMITMENTS

TOTAL EQUITY AND LIABILITIES

1,251,000,000



مسئلہ کی تحقیق

مذکورہ مسئلہ پر ہم نے غور کیا، سابقہ فتاویٰ بھی دیکھے اور ٹیکس کے ماہرین کے ساتھ مشاورت بھی کی لیکن ہم کسی حتمی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے البتہ اس مسئلہ سے متعلق جو جو پہلو ہم سمجھ سکے وہ اپنی اس تحقیق کے ذیل میں ذکر کر رہے ہیں تاکہ دیگر اہل علم و اہل فتویٰ حضرات اس تحقیق کو دیکھ کر ہماری رہنمائی فرمائیں:

زکاۃ کا حساب کرتے وقت جمع کردہ ایڈوانس ٹیکس کو شرعاً قابل زکاۃ اثاثہ شمار کیا جائے؟ یا دیگر اخراجات کی طرح ایک خرچہ (Expense)؟ پہلی صورت میں یہ قابل زکاۃ جبکہ دوسری صورت میں ناقابل زکاۃ ہو گا۔ اگرچہ ابھی تک کے فتاویٰ میں اس کو ”قابل زکاۃ“ شمار کیا گیا ہے (مثلاً تویب نمبر: ۱۱۷۶/۱۲، ۱۸۵۰/۵۵) تاہم اس مسئلے کا بغور جائزہ لینے پر اس میں دونوں طرف کے قرائن نظر آتے ہیں:

ایڈوانس یعنی قابل زکاۃ اثاثہ قرار دینے کے قرائن:

- i. چونکہ حتمی حساب سال کے اختتام پر ہو گا لہذا جب تک قابل ادائیگی ٹیکس ہم پر حتمی ذمہ داری نہیں بنتا یعنی اس کی حتمی رقم کا تعین نہیں ہو جاتا، اس وقت تک یہ جمع کردہ ٹیکس ایک طرح کی امانت ہے یعنی قابل زکاۃ اثاثہ ہے؛
 - ii. آئندہ نقصان یا غیر معمولی صورتحال کی وجہ سے اگر حتمی حساب کے مطابق ٹیکس کم بنا اور جمع کردہ رقم اس سے زائد تھی تو یہ زائد رقم حکومت سے قابل وصول ہو سکتی ہے لہذا معلوم ہوا کہ یہ رقم ایک طرح کی امانت ہے۔
- خرچہ (Expense) یعنی ناقابل زکاۃ اثاثہ قرار دینے کے قرائن:

- i. عام حالات میں یہ واپس نہیں ملتا ہے بلکہ اس کے بدلے کبھی آئندہ سال واجب الاداء ہونے والے ٹیکس کی ادائیگی میں اس کے بقدر کمی کرنے کے ایڈجسٹ کر لیتی ہے لہذا یہ نقد کی صورت میں واپس نہیں ملتا۔ البتہ کسی غیر معمولی صورت میں واپسی کیلئے باقاعدہ درخواستیں اور قانونی کارروائی اور آڈٹ وغیرہ کے مراحل سے گذرنا پڑتا ہے لہذا اس کو امانت کہنا درست معلوم نہیں ہوتا، اور نقصان وغیرہ کی صورتیں بہت استثنائی ہوتی ہیں؛
- ii. اس ایڈوانس ٹیکس کی مد میں ایسی رقم کا بھی اندراج ہوتا ہے جس کے بارے میں عام تصور یہی ہوتا ہے کہ یہ رقم خرچ ہو گئی ہے، ہماری ملکیت نہیں ہے جیسا کہ یونیلٹی بلز (بجلی، پانی، گیس، موبائل بیلنس وغیرہ) کے ساتھ ادا کردہ ٹیکسز، گاڑیوں کی خریداری کے وقت ادا کردہ ٹیکس وغیرہ وغیرہ۔
- iii. یہ رقم ابتداءً سال سے حکومت کی طرف سے لازم ہوتی ہے (یعنی جیسا کہ ضمیمہ ”الف“ میں اسکی تفصیل گزری ہے) تاہم آئندہ آنے والے خرچوں کی بناء پر اس کا قابل تغیر ہونا حکومت کی طرف سے یہ ایک قسم کی رعایت (Relaxation) ہے؛
- iv. حکومت کی جانب سے ٹیکس کی پیشگی ادائیگی لازم ہے تو یہ ایسا ہو گیا جیسا کہ پیشگی زکاۃ یا کرایہ وغیرہ ادا کیا جائے تو وہ بھی آدمی کی ملکیت سے خارج تصور کیا جاتا ہے اور اس کو اثاثہ شمار نہیں کیا جاتا؛
- v. نیز شرعی لحاظ سے اس کو خرچہ (Expense) گرداننے کی درج ذیل نظائر بھی نظر آتی ہیں:



1. دراصل ٹیکس کا ایک بڑا حصہ حکومتی سہولیات اور خدمات (سروسز) کے تناظر میں عوام پر لازم کیا جاتا ہے لہذا ٹیکس ایک طرح سے اجرت سے مشابہ رکھتا ہے اور اجرت کے بارے میں یہ بات متعین ہے کہ اجرت معجلہ شرعاً خرچہ (Expense) شمار کی جاتی ہے اور آجر کی ملکیت سے نکل جاتی ہے؛

2. مزید ایک نظیر یہ ہے کہ ایک کمپنی نے کمیشن پر سیلز مین رکھا اور اس سے طے کیا کہ ہر سیل پر ہم تم کو اتنا کمیشن دیں گے جسکی ادائیگی ماہانہ ہوگی البتہ حتی حساب سال کے اختتام پر ہوگا کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی سیل ریٹرن (اقالہ) ہو جائے تو ہر ماہ اس سیل مین کو جو معاوضہ دیا جا رہا ہے، کاغذات میں تو اس کو ایڈوانس ہی شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ سال کے اختتام پر یہ امکان موجود ہے کہ کوئی بہت بڑی Sales Return آنے کی وجہ سے کمیشن کی حتی مقدار کم ہو جائے اور دیا ہوا کمیشن واپس مل جائے۔ تو کیا ایسی صورت میں اگر درمیان سال میں کمپنی کی زکوٰۃ کا حساب کریں تو کیا اب تک ہر ماہ ادا کردہ کمیشن کی رقم کو شرعاً کمپنی کا اثاثہ سمجھیں گے؟ یا وہ اس کی ملکیت سے نکل گئی ہے اور شرعاً یہ خرچہ (Expense) ہے؟

3. اگر کوئی شخص ایڈوانس زکوٰۃ ادا کر دے اور یہ نیت کر لے کہ اگر زائد ادا ہوگی تو آئندہ سال میں محسوب ہو جائے تو اب اس ادا شدہ زکوٰۃ کو ملکیت سے خارج ہی شمار کیا جاتا ہے، اس کو قابل زکوٰۃ نہیں سمجھتے اگرچہ یہ امکان موجود ہے کہ اس سال زکوٰۃ کی تاریخ کو مال کم ہو اور زکوٰۃ زائد ادا ہوئی ہو جو کہ اگلے سال میں Adjust (تصفیہ) ہوگی لیکن اس امکان کے باوجود بھی ادا کردہ زکوٰۃ کو ایڈوانس کے بجائے خرچہ ہی سمجھا جاتا ہے اور آدمی کی ملکیت میں شمار نہیں کیا جاتا ہے تو اسی طرح جمع کرائے گئے ٹیکس میں اگرچہ یہ احتمال موجود ہے کہ جاری سال میں کوئی نقصان ہونے کی بناء پر رقم آئندہ سال میں ایڈجسٹ ہو جائے لیکن یہ احتمال اس رقم کو زکوٰۃ معجلہ کی طرح ملکیت سے نکل جانے سے نہیں روکے گا۔

4. ٹیکس کی صورت حال کو دیکھتے ہوئے ایسا لگتا ہے کہ قانونی طور پر اس کے واجب ہونے کی ترتیب ایسی ہے جیسا کہ شرعی طور پر زکوٰۃ کے وجوب کی ترتیب ہے یعنی جس طرح زکوٰۃ میں سال شروع ہوتے ہی نفس وجوب ہو جاتا ہے اور وجوب اداء سال کے اختتام پر ہوتا ہے تیسیر الناس، اسی طرح حکومت کی جانب سے بھی ٹیکس کا مطالبہ سال کی ابتداء سے ہوتا ہے البتہ اس کی حتی تعیین سال کے اختتام پر ہوتی ہے لہذا ایک شخص اگر وجوب اداء سے قبل زکوٰۃ ادا کر دے تو وہ اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے اگرچہ حتی حساب تو وجوب اداء کے دن ہوگا تو اسی طرح سال کے درمیان جو ٹیکس ادا کیا گیا اس پر اگرچہ 30 جون کی وجوب اداء والی تاریخ نہیں آئی پھر بھی وہ کمپنی کی ملکیت سے خارج شمار کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا دو طرفہ قرائن کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی واضح نتیجہ تک پہنچنا مشکل ہو رہا ہے اور اشکال یہ ہو رہا ہے کہ

1. کیا درمیان سال میں ادا کردہ ٹیکس کو شرعاً بھی ایڈوانس قرار دیکر قابل زکوٰۃ اثاثہ شمار کیا جائے گا؟ اور اس پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟ یا اس کو Expense قرار دیکر ناقابل زکوٰۃ سمجھیں گے؟

2. اگر ایڈوانس ٹیکس کو اثاثوں میں شمار کیا جائے تو کیا دوسری طرف قابل ادائیگی ٹیکس کو شرعاً قابل منہاذمہ داری، شمار کیا جائے گا؟ قانوناً لازم ہونے کی وجہ سے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ قابل منہاذمہ داری ہے نیز آج کی تاریخ میں اگر کمپنی اچانک بند ہو جائے (یعنی 30 جون سے پہلے) تو بھی آج کی تاریخ تک کا حساب کر کے مقررہ شرح کے مطابق ٹیکس ادا کرنا ضروری ہوگا جس کا مطلب یہ ہے کہ آج کی تاریخ میں بھی یہ واجب الاداء ہے، البتہ یہ شبہ بھی ضرور ہے کہ یہ رقم حتی ذمہ داری تو نہیں ہے، حتی ٹیکس کی واجب الاداء رقم کی تعیین تو سال کے اختتام پر ہوگی، تو اختتام سال سے پہلے اس کو قابل منہاذمہ مانا جائے؟



اس مسئلے کی اہمیت یہ ہے کہ اگر ایڈوانس ٹیکس کو Asset قرار دیں اور دوسری طرف قابل ادائیگی ٹیکس کو ذمہ داری نہ مانیں تو بہت بڑی رقم قابلِ زکاۃ قرار پائے گی (جو باوجود حکومت کو ادا کیے جانے اور کمپنی کے اختیار سے باہر نکل جانے کے کمپنی کے قابلِ زکاۃ اثاثوں کو بڑھا رہی ہوگی) جس کے بارے میں غالب گمان اور ہر سال کا معمول یہ ہے کہ یہ رقم عموماً واپس نہیں ہوتی اور اگر کوئی ناگہانی آفت یا غیر معمولی صورتحال نہ ہو تو معمول کے مطابق اتنا ٹیکس تو ادا کرنا ہی ہوتا ہے۔

مجوزہ صورتیں:

1. مندرجہ بالا تمام تفصیلات کی روشنی میں کیا یہ درست ہوگا اگر ایڈوانس ٹیکس کی کل رقم کو قابلِ زکاۃ اثاثہ شمار کیا جائے اور دوسری طرف Tax payable کو قابلِ منہا ذمہ داری شمار کیا جائے۔
2. یا یہ کر لیا جائے کہ ٹیکس کی مقدار فی الحال معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ذمہ داری سے خارج تو نہ کیا جائے کیونکہ سال کے آخر میں جتنا ٹیکس حقیقی طور پر بنے گا اس تناسب سے منہا کرنا درست ہوگا لہذا دورانِ سال اندازے سے منہا کر لیا جائے اور سال کے آخر میں جب حتمی مقدار معلوم ہو جائے اس سے ایڈجسٹ کر لیا جائے۔
3. یا یہ کہ درمیانِ سال میں زکاۃ کا حساب کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری صرف اتنی ہی سمجھی جائے جتنی کم از کم مقدار ادارے پر لازم ہوتی ہے، چاہے نفع ہو یا نہ ہو (جیسا کہ ٹیکس کے طریقہ کار کی بحث میں اس کی تفصیل گزر چکی ہے) یعنی ٹیکس کی کم سے کم مقدار کو تو واجب الاداء سمجھا ہی جائے، زائد رقم جو کہ قابلِ تغیر ہوتی ہے اس کو ذمہ داری نہ سمجھا جائے۔
4. یا یہ کہ ادا کردہ کل پیشگی ٹیکس کو اپنا خرچہ گردانا جائے (جیسا کہ پیشگی کرایہ / پیشگی زکاۃ) اور ٹیکس کی کم سے کم مقدار کو اپنے اوپر واجب سمجھا جائے۔ [اور اس قابلِ ادائیگی ٹیکس کا ادا کردہ ٹیکس کی رقم سے تصفیہ (Adjust) کر لیا جائے]۔

واحد وعنوانان الحمد للہ رب العالمین

والسلام

اظفر اقبال عفی عنہ

دارالافتاء مدرسہ عثمانیہ

بہادر آباد، کراچی



خلاصہ سوال

کمپنی اپنا سالانہ حساب 30 جون کو کرتی ہے۔ اور زکوٰۃ کا حساب یکم رمضان کو کرتی ہے۔ زکوٰۃ کا حساب کرتے وقت کمپنی کے کھاتے کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کھاتوں میں ایک کھاتہ ایڈوانس ٹیکس کا کمپنی کے اثاثہ جات کی طرف اور ایک کھاتہ واجب الاداء ٹیکس کا کمپنی کی ذمہ داریوں والی جانب موجود ہوتا ہے۔ ایڈوانس ٹیکس کی مد میں وہ رقم موجود ہوتی ہے جو کمپنی سال کے دوران ہر سہ ماہی (تین ماہ) کے بعد حکومت کو ٹیکس کی مد میں جمع کراتی ہے۔ چونکہ ٹیکس کی یہ رقم ایک خاص فارمولے کے تحت کمپنی ادا کرتی ہے، جو تخمینے اور اندازہ سے جمع کرائی جاتی ہے، جس کا حتمی تعین کمپنی کا سال مکمل ہونے کے بعد ہوتا ہے۔ اسی لئے کمپنی ایڈوانس ٹیکس اور اس کے مقابل ٹیکس پے ایبل کو اپنی بیلنس شیٹ سے خارج نہیں کرتی۔ جس وقت 30 جون کو کمپنی اپنے اکاؤنٹ کلوز کرتی ہے اس وقت کمپنی ایڈوانس ٹیکس اور ٹیکس پے ایبل کو نیٹ آف کر دیتی ہے اور اس وقت یہ دونوں رقم بیلنس شیٹ سے نکل جاتی ہیں، اس سے قبل اگرچہ کمپنی ٹیکس پے ایبل کے بقدر رقم اپنی انکم اسٹیٹمنٹ میں ایکسپنس آؤٹ کر رہی ہوتی ہے، لیکن ٹیکس پے ایبل اور اس کے مقابل ایڈوانس ٹیکس کی رقم کو بیلنس شیٹ سے نکالتی نہیں ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ کا حساب کرتے وقت ان دو مدات (ایڈوانس ٹیکس، واجب الاداء ٹیکس) کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟ منشاء سوال یہ ہے کہ اگر ٹیکس پے ایبل کو قابل منہا شمار کرتے ہیں، تو یہ رقم تو تخمینے اور اندازہ کی بنیاد پر ہوتی ہے، اس کا حتمی ریٹ کا تعین تو سال کے آخر میں جا کر ہوتا ہے، کہ اس میں حقیقی دین جو قابل منہا تھا، وہ کتنا ہے، اور کتنی رقم ایسی تھی جو حقیقی طور پر دین نہیں بن سکی بلکہ حکومت کے پاس زیادہ چلی گئی جو کہ قابل واپسی ہوگی، اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیکس کی شرح کی تعین چونکہ ایک فارمولے کی بنیاد پر ہوتی ہے اور اس فارمولے پر عمل 30 جون سے قبل ممکن نہیں ہوتا اس لئے اس وقت سے پہلے پہلے اس بات کی تعین نہیں ہو سکتی کہ کتنا ٹیکس واجب الاداء ہے۔ اور اگر ٹیکس پے ایبل کو قابل منہا شمار نہیں کیا جائے اور ایڈوانس ٹیکس کو قابل زکوٰۃ مانا جائے، اس صورت میں وہ رقم بھی قابل زکوٰۃ ہو جائے گی، جو کمپنی کی ملکیت سے نکل چکی ہے۔

(جواب منسک ہے)



الجوابُ حامداً ومصلياً

آپ کے سوال کا مطالعہ کیا گیا اور آپ کی کمپنی کے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ افراد سے اس سوال کی وضاحت کے لئے تفصیلی ملاقات بھی کی گئی۔ جس کے بعد سوال کا خلاصہ تیار کیا گیا اور کمپنی کے متعلقہ افراد کی تصویب کے بعد یہ خلاصہ بھی ساتھ منسلک ہے۔

اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ کا حساب کرنے کی تاریخ پر کمپنی کو قانوناً جتنا ٹیکس ادا کرنا لازم ہے (جو ابھی کمپنی نے ادا نہیں کیا ہے) ٹیکس کی وہ رقم کمپنی کے ذمہ دین شمار ہوگی اور کمپنی کے قابل زکوٰۃ اثاثوں سے منہا ہوگی۔ اس کے برخلاف اب تک جتنا ٹیکس کمپنی حکومت کو ادا کر چکی ہے وہ چونکہ کمپنی کی ملکیت سے نکل چکا ہے، نیز اس رقم کی واپسی بھی یقینی نہیں اور نہ ہی اس کا ظن غالب ہے۔ لہذا اب تک جتنا ٹیکس کمپنی کی طرف سے ادا کیا جا چکا ہے وہ قابل زکوٰۃ اثاثوں میں شمار نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد الیاس

بلال احمد قاضی

شاء اللہ آغا

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ

26 نومبر 2019

الجواب صحیح
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۲۸ - ۳ - ۱۴۴۱ھ



الجواب صحیح
محمد عبدالرحمن نعیمی
۲۹ - ۳ - ۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
۲۹ - ۳ - ۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
احقر محمد نعیمی
۲۹ - ۳ - ۱۴۴۱ھ
27-11-2019

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان نعیمی
۲۹ - ۳ - ۱۴۴۱ھ



الجواب صحیح

محمد

۲۹ - ۳ - ۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
محمد حقیر محمد نعیمی
۲۹ - ۳ - ۱۴۴۱ھ

